عصر حاضر میں ہمارا اخلاق کیسا ہو

محمد شاہد رضا نعمانی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

مثل حیواں، خوردن، آسودن چہ سود

گر بخود محکم نہ بودن چہ سود

''حیوان کی طرح کھانے سونے میں کیا فائدہ گر تو محکم و مضبوط نہیں تو تیرے وجود کا کیا فائدہ؟''

یہ محکم بودن (مضبوط و مستحکم کا ہونا) کیا ہے؟ محکم اخلاق عالیہ ہونا، مستحکم اخلاق عظیم ہونا ہے تب ہی زندگی با مقصد ہے، بامعنی ہے، بامراد ہے۔

وہ علم نہیں زہر ہے, احرار کے حق میں

جس علم کا حاصل ہے دو کف جو!!!

نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو

رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز

قرآن حکیم نے اسی کو فرمایا ہے:

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا.(البقرہ:83)

''عام لوگوں سے (بھی نرمی اور خوش خُلقی کے ساتھ) نیکی کی بات کہنا''۔

لوگوں سے احسن طرز تعلم اختیار کرو۔ ''للناس'' نے اس کے دائرہ کو کائنات پر پھیلا دیا۔ اپنے بیگانے کے فرق مٹا دیئے۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لایدخل الجنة الجواظ

جنت میں سخت کلام، درشتے بیان داخل نہ ہو گا۔۔۔

اور فرمایا

تحرم النار علیه علی کل هین لین

نرم گفتگو کرنے والے پر دوزخ کی آگ حرام کر دی گئی۔۔۔

انسانی معاشرہ کا فرد ہوتے ہوئے معاشرہ کے دوسرے افراد کے جو حقوق ہم پر واجب ہیں، ان کو حسن و خوبی سے انجام دینا ہی حسن خلق کہلاتا ہے، ماں باپ، بیوی بچے، پڑوسی، مقیم، بیوہ، سائل، بیمار مسافر، مجاہد سب کے ساتھ مروت واحسان کرنا ہمارا وطیرہ حیات ہو۔ ہمارا یہ اخلاق اتنا جامع و ہمہ گیر ہو کہ انسان تو انسان، حیوانات و نباتات بھی ہمارے شر سے محفوظ ہوں۔ شیر دار جانوروں کو تلف کرنے، پھلدار درختوں کو کاٹنے، لہلہاتے ہوئے کھیتوں کو ویران کرنے، بستے ہوئے گھرانوں کو اجاڑنے، ان سب چیزوں سے بچنا ہمارا لازمی صفت ہو۔ ہمارا اسلوب تخاطب اتنا شیریں ہوں کہ اس کی مٹھاس اور لذت سب روح کی گہرائیوں میں سرایت کر جاتی ہو۔

یہ مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی

اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی

ہوس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے نوع انسان کو

اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زب اور یگون، اور یگون،

بے شک ہمارا اخلاقی زاویہ ہمہ گیر اور عالمگیر ہو اور ہمارا اسلوب بیاں بھی دلنشیں اور لذیذ ہو، ہمارا اخلاق دل ربا اور دل رعنا ہوں، جو قلب و نظر کو مسحور کر رہی ہوں۔ جس کی ایک جھلک دیکھ کر دل دیوانہ اور روح سرشار ہو جاتی ہو۔ ہم کوئی ایسی بات نہ کہے جس پر خود عمل پیرانہ ہو، ہمارا اخلاق سچ بولنا اور امانت میں دیانت کو ملحوظ رکھنا ہو، ہمارا اخلاق خوش گفتاری اور امانت داری کا وہ بلند منارہ ہو کہ خون کے پیاسے بھی صادق اور امین کہنے پر مجبور ہو جائیں۔

جیسے ہمارے نبی کا اخلاق تھا، جب قیصر روم نے ابوسفیان کو اپنے دربار میں طلب کیا تاکہ حضور کے اخلاق و کردار کے بارے میں دریافت کرے ابوسفیان اس وقت اسلام اور رسول اسلام کا بدترین دشمن تھا لیکن اس کو بھی مجبوراًیہ کہنا پڑا۔ کہ آپ کے اخلاق بڑے بلند ہیں۔ وہ قول کے پکے اور بات کے سچے ہیں۔

ہمارا اخلاق خوشبودار پھول کی مانند ہو جو خواہ تھوڑی مدت ہی جیئے مگر اپنے ارد گرد اچھائیوں کی خوشبو پھیلا کر جیتا ہے۔ ہمارا اخلاق نوکدار کانٹے کی مانند نہ ہو ہے جو دوسروں کے قلوب کو مجروح کرتا ہو۔ ہمارا اخلاق، دودھ دیتے گائے کے مثل ہو جو گھاس کھا کر دودھ دیتی ہو۔ ہمارا اخلاق اس زہریلے سانپ کے مثل نہ ہو، جو دودھ پی کر بھی زہر اگلتا ہے

الغرض، اہل و عیال سے ہم، ہمیشہ حسن اخلاق سے پیش آئے، کہ جو بھی دیکھے جو بھی ملے تو پکار اٹھے کہ امن و آشتی کا علمبر دار آ گیا۔ محبت و شفقت کا پیکر آ گیا۔ ہمارا اخلاق کیسا ہو؟؟، ہمارا اخلاق ایسا ہو کہ جب ہم اپنے گھر آئے تو ہمارے اہل و عیال دیکھ کر کھل کھلا اٹھیں، ایسا نہ ہو کہ ہمارے گھر آنے پر خوفزدہ ہو جائیں کہ ہمارے اہل و عیال خوش و خرم تھے، ہمارے آتے ہی ڈر کے مارے ادھر ادھر پھیل گئے، بچے سہم گئے وہ اچھا انسان نہیں۔ حتیٰ کہ جس کے ڈر سے بلی بھی بھاگ جائے۔ کتا چونک جائے وہ بھی اچھا انسان نہیں ہے

نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو

رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز

اسی سے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے کہ آپ کسی شخص کے لئے کسی جگہ کی گورنر چڑھاؤ پروانہ تحریر فرما کر دے رہے تھے کہ اس دوران آپ کے چھوٹے بچے آپ کے کاندھے پر چڑھا چڑھ کر کھیلنے لگے، لیکن آپ بجائے بچوں کو ڈانٹنے ڈپٹنے کے، مسکراتے نظر آتے ہیں۔ یہ دیکھ کر اس شخص نے کہا کہ امیر المؤمنین! یہ بچے آپ سے ذرا بھی خوفزدہ نہیں جو یہ شرارت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ شرارت نہیں، محبت ہے۔ اس نے کہا، میرے بچے تو مارے ڈر کے میرے سامنے بھی آتے ہوئے کانپتے ہیں، بیوی تھر تھراتی ہے۔ حضرت عمر نے یہ سن کر اس نوشتہ پروانہ کو یہ کہتے ہوئے پھاڑ کر پھینک دیا کہ جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش نہیں آتا وہ رعایا سے کیا حسن سلوک، اور شفقت و ہمدردی کرے گا۔ لہذا تم گورنری کے لائق نہیں ہو۔

جو کرے گا امتیاز رنگ و خوں مٹ جائے گا

ترک خرگاہی ہو یا اعرابی والا گہر

نسل اگر مسلم کی مذہب پہ مقدم ہو گئی

اڑ گیا دنیا سے تو مانند خاک رہگذر

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

تمیز آقا و بندہ فساد آدمیت ہے

حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

اگر ہمیں عصر حاضر میں اپنے اخلاق کو درست کرنا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر نظر ڈالنا ہوگا جو زندگی کی بوقلمونیوں کا ایک حسین وجمیل مرقع نظر آتا ہے جہاں جنگ کی شعلہ سامانیاں بھی ہیں، اور صلح کی رافت ورحمت بھی۔ دشمن نفرت کے انگارے بھی برساتے ہیں اور عقیدتمند اپنی محبت ومودت کے رنگین پھول بھی نچھاور کررہے ہوتے ہیں۔ ہم نے محبوب خدا کو حلقہ یاراں میں دیکھا ہے اور حملہ آوروں کے نرغہ میں بھی، ہم نے ان کی کاروباری مصروفیوں کا بھی مطالعہ کیا ہے اور غار حرا کی خلوتوں میں ان کے سوز وگداز کا جائزہ بھی لیا ہے، ہم نے انہیں وطن سے بظاہر انتہائی بے بسی اور بے کسی میں ہجرت کرتے بھی دیکھا ہے اور پھر چند سال بعد اسی شہر میں فاتحانہ انداز میں داخل ہونے کا منظر بھی ملاحظہ کیا ہے اپنے اہل وعیال کے ساتھ ان کا برتاؤ کا ریکارڈ بھی ہمارے سامنے ہے۔ اور اپنے جاں نثار اور وفا شعار ساتھیوں سے حسن سلوک کی تفصیلات بھی ہمارے سامنے پیش نظر رہے ہے، الغرض زندگی کے وسیع وعریض میدان کا کوئ جہاں حبیب کبریا نے اپنے اسوہ حسنہ کے حسین وجمیل نقوش نہ چھوڑے ہوں۔ یہ جامعیت، یہ ہمہ گیری اسوہ محمدی کے بغیر کہیں بھی میں بھی نظر نہیں آتی۔ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والا ہر آدمی اس آب زلال سے اپنی پیاس بجھا سکتا ہے۔ اس دار الشفا میں انسانیت کے ظاہری وباطنی، سیاسی ومعاشی وسماجی اور اخلاقی ہر قسم کے ناقابل علاج لوگوں کے لیے اکسیر موجود ہے۔

الحاصل اگر انسان اپنی انسانیت کا تجزیہ کرنے کے لئے اخلاقی اقدار کا کامل آئینہ چاہتا ہے۔ اگر انسان اپنی انسانیت کو چمکانے کے لئے اخلاقی قواعد وضوابط کا متلاشی ہے تو ایسا شفاف آئینہ ایسی شمع فروزاں، صرف محسن انسانیت، انسان کامل، تاجدار آدمیت حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مقدس زندگی میں مل سکتی ہے کیونکہ فخر آدم وبنی آدم محسن اعظم حضور ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر اک نوری گوشہ انسانی واخلاقی اقدار وقواعد کی شمع ہے

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

محمد شاہد رضا نعمانی

جامعہ اشرفیہ مبارک پور

اعظم گڑھ، یو، پی